

4 شرح مبادلہ اور ذخائر کا انتظام

4.1 بازار قرض

قرضہ و سرمایہ منڈیوں میں سیالیت کی صورتحال بہتر بنانے کے وسیع تر مقصد کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں بازار میں قابل فروخت تمسکات کی قرضہ منڈی کو ترقی دینے کی کوششوں کو جاری رکھا۔ اس میں سرمایہ کار کی بنیاد کو وسیع کرنے پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی۔ اس ضمن میں، اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں قرضہ منڈی کو ترقی دینے کے لیے کئی اقدامات کیے (دیکھئے باکس 4.1)۔

باکس 4.1: پاکستان کی قرضہ منڈی میں حکومتی تمسکات کو وسیع دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

سرمایہ کاروں کی بنیاد کو وسیع دینے اور پاکستان میں منڈی میں قابل فروخت حکومتی تمسکات کی قرضہ منڈی کے قیام کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کے دوران ذیل میں دیئے گئے اقدامات کیے:

1) حکومت پاکستان کے تمسکات کی مارکیٹنگ کی ہم: اسٹیٹ بینک نے وزارت خزانہ کی مشاورت سے مارکیٹنگ کی ایک ہم کا آغاز کیا ہے جس کا مقصد خوردہ/چھوٹے سرمایہ کاروں میں حکومتی تمسکات کے متعلق آگاہی پیدا کرنا ہے۔ اس ہم کے اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ ملک کے اہم اخبارات میں اشتہارات شائع کیے جا رہے ہیں جن میں حکومتی تمسکات کی اہم خصوصیات کی وضاحت اور ان میں سرمایہ کاری کے لیے آپریشنل تفصیلات دی گئی ہیں۔
☆ میڈیا کے اشتہارات کے اثر کو بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے تمام حکومتی تمسکات کے لیے سرمایہ کاروں کی شخصیں (guides) شائع کی ہیں جن میں مارکیٹ ٹریڈری بلز، پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز اور حکومت پاکستان کے اجارہ منسلک شامل ہیں۔ یہ شخصیں پرائمری ڈیلرز کی اہم شاخوں، چیئرمین آف کامرس کے دفاتر، بیرون ملک مشنوں کے دفاتر اور اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ سرمایہ کاری کی شرح میں حکومتی تمسکات کی خصوصیات، سرمایہ کاری کے طریقے اور فوائد کے متعلق مکمل معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ سرمایہ کاری کی شرح میں غیر اقامتی سرمایہ کاروں کے رہنما خطوط بھی دیئے گئے ہیں کہ وہ کس طرح حکومت پاکستان کے تمسکات میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

2) پرائمری ڈیلرز کے نظام کو تقویت بخشنے کے لیے: اس اقدام کے تحت پرائمری ڈیلرز (پی ڈی) کے نظام کو چلانے والے قواعد پر نظر ثانی کی گئی ہے جن کے مطابق حکومتی تمسکات کی منڈی کی ترقی میں پی ڈی کے کردار اور ذمہ داریوں کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ اب پی ڈی کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ:

- ☆ اپنی ویب سائٹس میں حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کے لیے درکار پروسس، طریقوں، چارجز اور فارمز کے متعلق مکمل معلومات فراہم کریں۔
- ☆ آئی پی ایس کھاتوں کی سرگرمیوں سے متعلق سروں چارجز، قابل قبول سطح پر۔
- ☆ اپنی شاخوں میں حکومتی تمسکات کی قیمتیں آویزاں کرنا۔
- ☆ الیکٹرانک بانڈ ٹریڈنگ پلیٹ فارم (ای بی این ڈی) پر دو طرفہ قیمتیں دینا اور اس پلیٹ فارم پر دیگر پی ڈی کے ساتھ اپنے تجارتی حجم کو کم از کم 50 فیصد تک کرنا۔

مذکورہ اقدامات سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ سرمایہ کار لین دین کی بلند لاگت برداشت کیے بغیر کس طرح حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ سرمایہ کاروں کے پاس مکمل اور تازہ ترین معلومات ہوں گی جو کہ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کرنے میں باخبر فیصلہ سازی کے لیے ضروری ہوتی ہے۔

خردہ سرمایہ کاروں میں حکومتی تمسکات کی تقسیم میں پی ڈی کی حوصلہ افزائی اور انہیں ترغیب دینے کے لیے افراد/ملازمین، پرائیڈنٹ فنڈ ویشن فنڈز/کارپوریٹ کی قبول کردہ غیر منسلقاتی بولیوں پر 10 پیسے فی 100 روپے کے حساب سے کمیشن دیا جائے گا، علاوہ اثاثہ جاتی انتظام کی کمپنیاں، میوچل فنڈز، بیرم مضاربہ و اجارہ کمپنیاں۔

ان اقدامات سے حکومتی تمسکات میں غیر بینک سرمایہ کاروں کے حصے میں مزید اضافہ ہوگا۔ اب تک، اسٹیٹ بینک کی کوششوں کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں کیونکہ حکومتی تمسکات کی غیر بینک ہولڈنگ 30 جون 2011ء کے 797.0 ارب روپے سے بڑھ کر 31 مارچ 2013ء تک 1,016.1 ارب روپے تک پہنچ گئی ہے۔

مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت

ذخائر کے زیاں میں کمی اور بینکوں کو اپنی سیالیت کے انتظام میں زیادہ پگھلائی دینے کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ کے عمل کو حقیقت پسندانہ بناتے ہوئے ذخائر کو برقرار رکھنے کی مدت کو ایک ہفتے سے بڑھا کر 2 ہفتے کر دیا گیا جبکہ روزمرہ مطلوبہ نقد محفوظ کو 4 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کر دیا گیا۔

اس عمل کے تحت بینکوں سے کہا گیا کہ وہ جمعہ سے شروع ہو کر اگلے ہفتے کی جمعرات کو ختم ہونے والی مدت کے دوران طلبی و میعاد کی واجبات کو مدنظر رکھتے ہوئے جمعہ کے کاروباری دن کے اختتام تک مطلوبہ نقد محفوظ کو برقرار رکھیں، جو ذخائر برقرار رکھنے کا پہلا دن ہے۔ اس مشق سے بینکوں کی سیالیت کے انتظام میں بہتری آئی ہے اور انہیں اپنے ذخائر کی

مطابقت کے لیے خاصا وقت مل رہا ہے۔ اس سے بینکوں کی جانب سے رکھے گئے اضافی ذخائر میں کمی آتی ہے اور ان کی اسٹیٹ بینک کی اسٹینڈنگ ریپو/ریورس ریپو کی سہولت تک رسائی بھی کم ہو جاتی ہے۔ تسلسل کے مقصد سے اسی طرح کی مشق لازمی شرح سیالیت کو برقرار رکھنے کے لیے بھی متعارف کرائی گئی ہے۔

ماخوذیات کے مجاز ڈیلرز (ای ڈی ڈی)

سال کے دوران نظاموں، کسٹروئرز اور بطور اے ڈی ڈی کام کرنے کی صلاحیت کی تفصیلی جانچ پڑتال کے بعد فیصل بینک لمیٹڈ کو اے ڈی ڈی کا درجہ دیا گیا۔ بینک آف ٹوکیو مشویشی یو ایف جے کو ”غیر منڈی ساز مالی ادارے“ (این ایم آئی) کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ تاہم، اس کی سرگرمیاں صرف زرمبادلہ آپشنز تک محدود رہیں گی۔ فیصل بینک لمیٹڈ کی تقرری کے بعد اب پاکستان کے چھ بینک ماخوذیات کے مجاز ڈیلرز کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

کرنسی تبدیل کے انتظامات (سی ایس اے)

اسٹیٹ بینک نے متعلقہ مقامی کرنسیوں میں علاقائی مرکزی بینکوں کے ساتھ دوطرفہ کرنسی تبدیل کرنے کے لیے ایک فریم ورک تیار کیا ہے جس کا مقصد مقامی کرنسیوں میں دوطرفہ تجارت و سرمایہ کاری کو بڑھانا ہے۔

اس کے نتیجے میں یکم نومبر 2011ء کو اسٹیٹ بینک اور سینٹرل بینک آف دی ری پبلک آف ترکی (سی بی آر ٹی) کے درمیان پاکستانی روپیہ / ترکی لیرا پر ایک دوطرفہ سی ایس اے کو حتمی شکل دی گئی جس کی مساوی مقامی کرنسیوں میں مالیت ایک ارب ڈالر تک ہے۔ اسی طرح، 23 دسمبر 2011ء کو اسٹیٹ بینک اور پیپلز بینک آف چائنا کے درمیان ایک تاریخی سی ایس اے پر دستخط کیے گئے جس کی مالیت 10 ارب چینی یوآن (سی این وائے) اور 140 ارب پاکستانی روپے بنتی ہے۔ ان سمجھوتوں کی مدت 3 برس ہے۔

کرنسی کے تبدیل کا مقصد متعلقہ مقامی کرنسیوں میں دونوں ملکوں کے درمیان دوطرفہ تجارت کو فروغ دینا ہے۔ چونکہ سی ایس اے ایک دوطرفہ مالی لین دین ہے، اس لیے تمام شرائط و ضوابط کا اطلاق مشترکہ طور پر دونوں ملکوں پر ہوگا اور زخوں کا تعین منڈی کے معیاری نشانیوں کی بنیاد پر کیا جائے گا جو متعلقہ مقامی منڈیوں میں وسیع طور پر قابل قبول سمجھے جاتے ہیں۔

دونوں سی ایس اے پر عملدرآمد ہو چکا ہے اور اسٹیٹ بینک نے بعض فریقوں کے ساتھ ضروری مشاورت اور متعلقہ مرکزی بینکوں سے آپریشنل رسمی کارروائی مکمل ہونے کے بعد بینکوں کو اس پر عملدرآمد کے لیے ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں۔

دو مرکزی بینکوں کے درمیان کرنسی کے تبدیل کے سمجھوتے سے بازار کو مقامی مارکیٹ میں دوسرے ملک کی کرنسی کی سیالیت کی دستیابی کے حوالے سے مثبت پیغام جاتا ہے۔ اس بندوبست سے دو ملکوں کے درمیان دوطرفہ تجارت کی مالکاری کے لیے سیالیت کے پول کو بڑھانے میں مدد ملے گی جبکہ سیالیت کے دستیاب ذرائع کو بھی تقویت ملے گی۔ اس بندوبست کے ذریعے اسٹیٹ بینک کو تبدیل لائن کھینچنے کی صلاحیت مل جائے گی اور وہ پاکستان میں بینکوں کو ترک لیرا (ٹی آر وائی) فراہم کرے گا۔ پھر بینک اس سیالیت سے ترک لیرا میں تجارت کرنے والے درآمد / برآمد کنندگان کو قرض دیں گے۔ اس کی عرصیت مکمل ہونے پر درآمد / برآمد کنندہ قرض دینے والے بینک کو زرمبادلہ میں واپس کرے گا۔ جو اس کے بدلے میں متعلقہ مرکزی بینک کو واپس کر دے گا۔

حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک

حکومت پاکستان نے دسمبر 2011ء میں اجارہ صکوک کے قواعد 2008ء کی دفعات کے مطابق حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کے ایک اور سلسلے کا آغاز کیا ہے۔ اس کی خرید و فروخت کے لیے زیریں اثاثے کے طور پر ایم ٹی موٹروے کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس کا اجارہ پاکستان ڈیمیک صکوک کمپنی لمیٹڈ (پی ڈی ایس سی ایل) کے ذریعے کیا گیا ہے۔ اجارہ صکوک کے موجودہ پروگرام کے تحت اثاثوں کی زیادہ سے زیادہ مالیت 234.6 ارب روپے بنتی ہے جس میں سے حکومت پاکستان نے دسمبر 2011ء تا ستمبر 2012ء کے دوران منعقد ہونے والی پانچ بیلامیوں میں 233.8 ارب روپے کے اجارہ صکوک جاری کیے۔ مارچ 2013ء میں حکومت پاکستان نے اجارہ صکوک کی ایک اور سیریز متعارف کرائی جس

کے زیریں اثاثے کے طور پر ایم ون موٹروے کی نشاندہی کی گئی۔ اس اثاثے کی مجموعی مالیت 43.2 ارب روپے تھی جس پر 26 مارچ 2013ء کو ہونے والی نیلامی میں 43.02 ارب روپے کے صکوک جاری کیے گئے۔

ستمبر 2008ء میں حکومت پاکستان اجارہ صکوک کے اجرا کے آغاز سے اب تک 501.44 ارب روپے مالیت کے صکوک جاری کیے جا چکے ہیں۔ 31 مارچ 2013ء تک حکومت پاکستان اجارہ صکوک کی واجب الادا رقم 459.2 ارب روپے تھی جس میں 374 ارب روپے مالیت کے صکوک اسلامی بینکوں/برانچوں کے پاس تھے جو کہ ان کے ڈی ٹی ایل کا 54 فیصد بنتا ہے۔

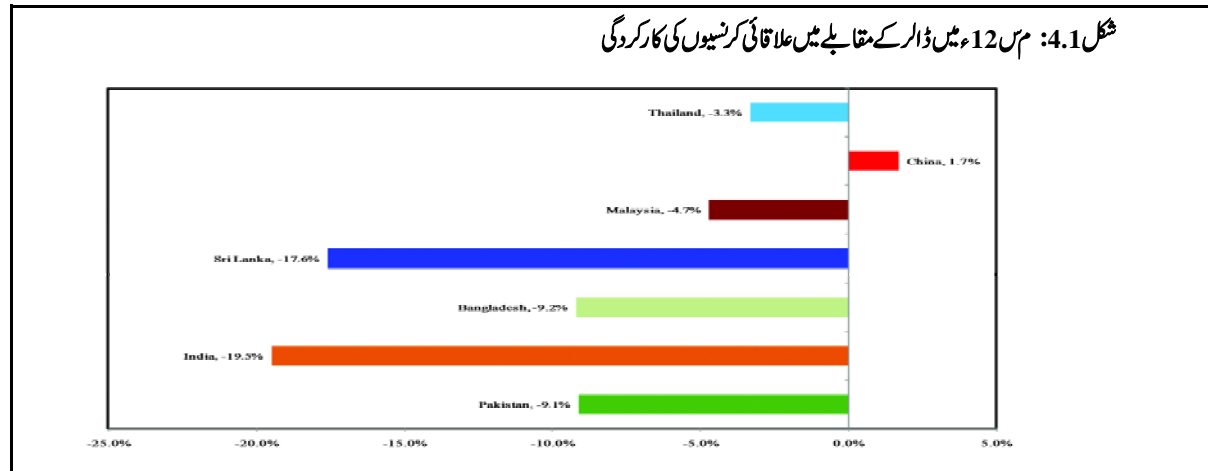
شرح مبادلہ

بازار کی ضابطہ کاری اور انتظام چلانے میں اسٹیٹ بینک کے سرگرم طرز فکر سے بازار مبادلہ کے مؤثر انداز میں کام کرنے اور بازار کے شرکاء کی صلاحیت سازی میں مدد ملی۔ بازار کے حالات اور تجارتی حجم کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اپنے مالی سال 12ء کے سالانہ جائزے میں بازار کی زرمبادلہ کی اکتشاف کی مجموعی حد (ایف ای ای ایل) کو بڑھاتے ہوئے اسے 12.8 فیصد کر دیا۔ جس سے بازار کو کسی بھی غیر ضروری دباؤ کے بغیر بھاری رقوم کی آمد و رفت کا بہتر انتظام کرنے کا موقع ملا۔ اپریل 2013ء میں ایک مجاز ڈیلر کے زرمبادلہ کے اکتشاف کی مجموعی حد کو 2500 ملین روپے سے بڑھا کر 3500 روپے کر دیا گیا ہے جبکہ زرمبادلہ کے اکتشاف کی مجموعی حد کو بڑھا کر 9.7 فیصد کر دیا گیا۔

جدول 4.1: پاکستانی روپیہ فی امریکی ڈالر، بین الینک رجحانات					
	بلند	پست	بند	اوسط	تغیر پذیری سی/سی*
م 10ء	85.58	81.40	85.51	83.89	3.02
م 11ء	86.50	83.93	85.97	85.56	2.40
م 12ء	94.69	85.79	94.55	89.27	2.48
* رائٹرز: بند سے بند، روزانہ کی تغیر پذیری (فیصد میں)					

درآمدات اور بیرونی نجی قرضوں پر فارورڈ کور کی ہدایات کو مزید تقویت دی گئی ہے۔ نئی ہدایات کے مطابق درآمدات پر فارورڈ کسٹریکٹ کی عرصیت کو مذکورہ لیٹر آف کریڈٹ (ایل سی) کی عرصیت کے مطابق ہونا چاہیے۔ ایسے کیسز جن میں درآمدی ایل سی کی مدت 12 مہینوں سے زیادہ ہے، فارورڈ کور سہولت کی مدت رول اوور بنیادوں پر 12 مہینے یا ایل سی کی باقی مدت، جو بھی کم ہوگی اسے لیا جائے گا۔ قرضوں پر فارورڈ کور کی زیادہ سے زیادہ حد بارہ مہینے یا مذکورہ قرض کی بقیہ مدت، جو بھی کم ہو۔

مالی سال 12ء کے دوران بین الینک منڈی میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 9.1 فیصد کمی ہوئی جبکہ مالی سال 11ء میں 0.5 فیصد کمی معمولی کمی ہوئی تھی (دیکھئے جدول 4.1 اور شکل 4.1)۔ تاہم، سال کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں بتدریج کمی کا رجحان رہا۔ شرح مبادلہ کا یہ رجحان بازار میں طلب و رسد کی صورتحال کا عکاس ہے کیونکہ جاری حسابات کا توازن جو مالی سال 11ء میں معمولی فاضل تھا، وہ مالی سال 12ء کے دوران 4.7 ارب ڈالر کے خسارے میں بدل گیا۔ بیشتر علاقائی کرنسیاں دباؤ کا شکار



رہیں اور ان میں کمزوری کارہجان رہا۔ ترقی یافتہ ملکوں کی معاشی نمو کے امکانات کے بارے میں خدشات کے باعث برآمدات اور سرمایہ کاری کی کمزور صورتحال نے ابھرتی ہوئی معیشتوں پر منفی اثرات مرتب کیے۔ امریکی ڈالر کے مقابلے میں بعض کرنسیوں کی قدر میں پاکستانی روپے سے زیادہ کمی دیکھی گئی۔

زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام

جیسے جاری حسابات کے ساتھ ساتھ ادائیگی کے مجموعی توازن میں مالی سال 11ء کی سطح کے مقابلے میں خاصی کمی دیکھی گئی، اسی طرح مالی سال 12ء کے دوران ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں بھی کمی کارہجان رہا تھا (دیکھئے جدول 4.2)۔ مالی سال 12ء کے آخر تک زرمبادلہ کے ذخائر 15.3 ارب ڈالر کی سطح پر آ گئے جو مالی سال 11ء میں 18.2 ارب ڈالر تھے۔ تاہم، اسٹیٹ بینک کے سرگرم انتظام کے باعث سال کے دوران ذخائر میں بتدریج کمی ہوئی جس سے بازار کے احساسات پر کسی بھی غیر ضروری منفی اثر سے بچنے میں مدد ملی تھی۔

4.2 زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام

عالمی اقتصادی جائزہ

جدول 4.2: زرمبادلہ کے ذخائر - ماہانہ صورتحال			
(ملین امریکی ڈالر میں)			
آخر مہینہ	اسٹیٹ بینک	بینک	کل
جولائی 11ء	14,775.7	3,519.1	18,294.8
اگست 11ء	14,603.1	3,462.9	18,066.0
ستمبر 11ء	13,651.0	3,680.3	17,331.3
اکتوبر 11ء	13,322.3	3,743.9	17,066.2
نومبر 11ء	12,911.1	3,817.1	16,728.2
دسمبر 11ء	12,875.2	4,150.9	17,026.1
جنوری 12ء	12,471.2	4,372.1	16,843.3
فروری 12ء	11,961.4	4,449.7	16,411.1
مارچ 12ء	11,834.7	4,715.9	16,550.6
اپریل 12ء	12,040.5	4,446.0	16,486.5
مئی 12ء	11,264.7	4,310.5	15,575.2
جون 12ء	10,803.3	4,485.3	15,288.6

مالی سال 12ء عالمی معیشت کے لیے ایک اور اہم سال ثابت ہوا۔ اسٹینڈرڈ اینڈ پورز کی جانب سے امریکہ کے ریاستی وثیقہ جات کے گریڈ میں کمی، یورو زون کے بحران میں شدت کے ساتھ ساتھ خلیج میں بڑھتی ہوئی سیاسی کشیدگی جیسے معاملات اثر انداز ہوتے رہے اور بازار کے شرکا کو خطرے سے گریز پر مجبور رکھا۔ یورو زون کے ریاستی قرضوں کے بحران نے اٹلی اور اسپین کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا جو کہ ای ایم یو تشکیل دینے والے اہم ممالک ہیں۔ خلیج کے خطے میں سیاسی کشیدگی کے باعث تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان رہا۔ سال کی دوسری ششماہی میں امریکہ کی معاشی صورتحال میں بہتری کے حوصلہ افزا امکانات کے باعث منڈیاں مختصر مدت کے لیے پر امید ہو گئی تھیں لیکن یہ بہتری عارضی ثابت ہوئی اور ترقی یافتہ ملکوں کو گزشتہ دو برسوں سے درپیش رکاوٹوں پر قابو نہیں پایا جاسکا۔ کئی ماہرین کو توقع تھی کہ ابھرتی ہوئی معیشتیں عالمی معاشی نمو کو درست سمت میں گامزن کر دیں گی تاہم ترقی یافتہ ملکوں کی کم ہوتی طلب کے باعث ان کی اپنی تجارت میں بگاڑ آیا جس سے

عالمی پیداوار کی قدر اضافی میں کمی واقع ہو گئی۔ مرکزی بینکوں نے عالمی سطح پر موافقت اور مقداری نرمی کے پروگراموں پر مبنی موقف برقرار رکھا جس کے نتیجے میں شرح سود مزید ایک برس تک صفر کی سطح پر رہی۔

ذخائر کی کارکردگی

عالمی معاشی حالات کی روشنی میں گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 12ء کے دوران ادائیگیوں کا توازن مزید کمزور ہوا۔ تیل اور اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے باعث درآمدات کے 40 ارب ڈالر تک پہنچنے کی وجہ سے تجارتی خسارہ بلند سطح پر رہا جبکہ ترقی یافتہ ملکوں کی جانب سے کمزور طلب کے نتیجے میں برآمدات کی کارکردگی خراب رہی اور یہ 25 ارب ڈالر کی سطح پر رہی۔ تجارتی خسارے کی بلند سطح کے اثرات کو 13.2 ارب ڈالر کی ریکارڈ ترسیلات زر نے جزوی طور پر زائل کر دیا تھا لیکن جاری حسابات کے توازن میں خاصا بگاڑ دیکھا گیا۔ اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر کو ادائیگیوں کے توازن میں ہونے والے خسارے کے اثرات کو زائل کرنے اور آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی کے لیے استعمال کیا گیا۔ مالی سال 12ء کے اختتام تک ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 19.8 ہفتوں کی درآمدی کوریج کے مساوی رہے جو کہ مالی سال 11ء کے آخر میں 26.5 درآمدی ہفتے کی سطح پر تھے۔

ذخائر کی حکمت عملی کے امکانات

ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر سرمایہ کاری کے پیرامیٹرز اور خطرے کے اکتشافات کی دی گئی حد میں زیادہ سے زیادہ منافع کے حصول کے لیے مختص کیے جاتے ہیں۔ ذخائر کے انتظام کی ٹیم بدلتے ہوئے عالمی حالات، ذخائر کے حجم، معیشت میں فنڈز کی آمد و رفت کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں طویل مدتی اثاثوں میں مختص کرتی ہے۔ اسٹیٹ بینک کی ذخائر کے انتظام کی ٹیم نے اپنے مینڈیٹ کے مطابق یورپ کے ریاستی قرضوں کے بحرانوں سے پیدا ہونے والے خطرہ قرض اور منڈی کے اکتشافات کو کم سے کم کرنے پر توجہ مرکوز رکھی۔ آئندہ مہینوں میں ذخائر کے انتظام کی حکمت عملی میں کسی بھی قسم کا رد و بدل اور اس کے بعد اثاثے مختص کرنے کا عمل اسٹیٹ بینک کے سینٹرل بورڈ کے وضع کردہ خطوط کی رہنمائی میں سلامتی، سیالیت اور زیادہ سے زیادہ منافع پر مشتمل سرمایہ کاری کے وسیع پیرامیٹرز پر مبنی ہوگا۔

4.3 م س 12ء کے دوران زرمبادلہ کی پالیسی میں تبدیلیاں

ایف ای 25 اسکیم کے تحت تجارتی قرضوں میں بہتری لانے کے لیے مجاز ڈیلرز (بینکوں) کو بیرونی کرنسی کھاتے کھولنے اور ایف ای 25 اسکیم کے تحت امریکی ڈالر (یو ایس ڈی)، پاؤنڈ اسٹرلنگ (جی بی پی)، یورو (ای یو آر)، جاپانی ین (جے پی وائے)، کینیڈین ڈالر (سی اے ڈی)، متحدہ عرب امارات درہم (اے ای ڈی)، سعودی ریال (ایس اے آر)، چینی یوآن (سی این وائے)، سوئس فرانک (سی ایچ ایف) اور ترکی لیرا (ٹی آر وائے) میں تجارتی قرضے دینے کی اجازت دی گئی ہے۔ مزید برآں، بین الینک رکھی گئی رقوم اور بین الینک تبدیل یا بیرونی کرنسی کی سیالیت کے کسی بھی اور ذریعے کو اسٹیٹ بینک کے قواعد و ضوابط کے تحت مذکورہ بالا کرنسیوں میں تجارتی قرضے دینے کی اجازت ہوگی۔ تاہم، تجارتی قرضے کی کرنسی کو بھی مذکورہ ایل / فرم کے تجارتی معاہدے کے مطابق ہونا چاہیے۔

مجاز ڈیلرز (بینک) کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ درآمدات پر انہوں نے فارورڈ کوریج جو سہولت فراہم کی ہے وہ حقیقی درآمدی سودے کے لیے کی جارہی ہے اور یہ درآمد کنندگان مذکورہ اکتشاف سے زیادہ رقم کی پیش بندی نہیں کریں گے۔ درآمدات پر مستقبلات کے معاہدوں کی عرصیت کو مذکورہ لیٹر آف کریڈٹ (ایل سی) کی عرصیت کے مطابق ہونا چاہیے۔ مستقبلات کے تمام سمجھوتے جن کی مذکورہ ایل سی منسوخ ہو چکی ہے، انہیں عرصیت اور دستیاب شرح مبادلہ پر بند کرنا ضروری ہے جبکہ تفرق درآمد کنندہ اور بینک کے درمیان طے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، انہیں یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کی جانب سے بیرونی نجی قرضوں پر فارورڈ کوریج سہولت حقیقی سودوں کی لیے مہیا کی جارہی ہے اور یہ کہ صارفین مذکورہ اکتشاف سے زیادہ رقم کی پیش بندی نہیں کریں گے۔ ایسے قرضوں پر فارورڈ کوریج کم از کم مدت بارہ مہینے یا مذکورہ بیرونی نجی قرضے کی بقیہ عرصیت، جو بھی کم ہو۔ اس سرکلر کے موثر ہونے کی تاریخ سے قبل صارفین کو جو فارورڈ کوریج پہلے ہی مہیا کر دیا گیا وہ اس کی عرصیت تک موثر رہے گا۔

4.4 مبادلہ کمپنیاں (ای سی)

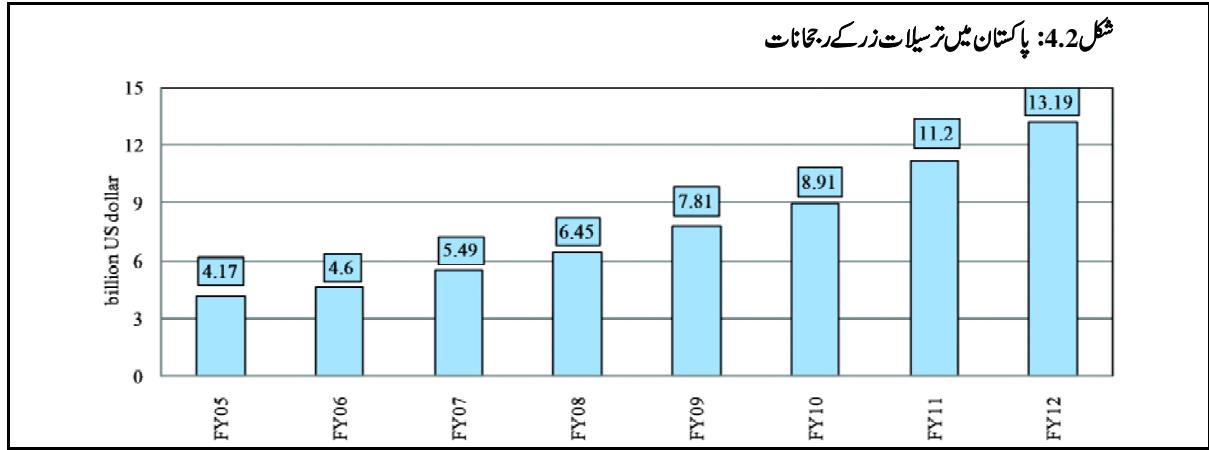
ایٹنی منی لائڈنگ (اے ایم ایل) / دہشت گردی کی مالکاری سے نمٹنا (سی ایف ٹی) کے ضوابطی یا قانونی تقاضوں پر عملدرآمد کے لیے مبادلہ کمپنیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اے ایم ایل ایکٹ 2010ء کے تحت مشکوک لین دین کی رپورٹس (ایس ٹی آر) / کرنسی کے لین دین کی رپورٹس (سی ٹی آر) / فنانشل مانیٹرنگ یونٹ (ایف ایم یو) میں جمع کرائیں۔ مبادلہ کمپنیوں کے لائسنسوں کی تجدید کے لیے نظر ثانی شدہ پالیسی متعارف کرائی گئی جو کہ مبادلہ کمپنیوں کے عملدرآمد کی حیثیت پر مبنی ہوگی۔

مالی نظام کے استحکام اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے منی لائڈنگ اور دہشت گردی کی مالکاری سے نمٹنے کے رہنما خطوط جاری کیے گئے تھے۔ رہنما خطوط میں مبادلہ کمپنیوں کو لین دین کی دستاویزیات، اپنے صارف کو پہچاننے اور صارف کی ضروری مستندی (سی ڈی ڈی)، منفعت بخش ملکیت، ریکارڈ رکھنے اور قانونی وضوابطی فریم ورک وغیرہ کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ انہیں مزید ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ہر سال منی لائڈنگ اور دہشت گردی کی مالکاری سے نمٹنے کے لیے اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریں اور اسے جمع کرائیں، جو ان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ ہو۔

4.5 پاکستان ری میٹنس انی شیپ ٹو (PRI)

پاکستان میں تریالات زر میں سہولت دینے کی خاطر ملکیت کا ڈھانچہ فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک، وزارت برائے امور سمندر پار پاکستانی اور وزارت خزانہ نے مشترکہ طور پر اپریل

2009ء میں پاکستان ریجنل انی شی ٹو متعارف کرایا۔ اس اقدام کے یہ مقاصد ہیں (الف) ترسیلات زر کے مؤثر بہاؤ میں سہولت اور تعاون فراہم کرنا اور (ب) سمندر پار پاکستانیوں کو سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرنا۔ پاکستان ریجنل انی شی ٹو ترسیلات زر کو بڑھانے کی کوششوں میں کامیاب رہا ہے اور ان میں اضافے کا رجحان ہے (دیکھئے شکل 4.2)۔



پی آر آئی نے ایک جامع حکمت عملی تشکیل دی ہے جس کا مقصد ترسیلات زر کی خدمات بڑھانے میں مالی شعبے کے کردار میں اضافہ اور اس کے نتیجے میں ترسیلات زر کی اچھی روایات پر مبنی ثقافت کا فروغ۔ ترسیلات زر کی منڈی میں صارف کے مناسب تحفظ کے ساتھ ترسیلات کی منڈی کی شفافیت، ادائیگیوں کے نظام کے انفراسٹرکچر کی کارکردگی، اور قوم بچھنے والوں، استفادہ کنندگان اور ادوار سیز اداروں کو ترغیبات دینا شامل ہے۔

مشاورتی عمل کے ذریعے ترسیلات کی خدمات فراہم کرنے والے مالی اداروں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اضافی مالی اداروں میں ترسیلات زر آنے سے نہ صرف ترسیلات کے استفادہ کنندگان کی بڑی تعداد کو سہولت بہم پہنچانے میں مدد ملی ہے بلکہ اس کا نتیجہ مسابقتی ماحول کی تخلیق کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔

پی آر آئی کے ذریعے پاکستان میں مالی اداروں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے کہ وہ دنیا بھر میں ترسیلات زر سے متعلق نئے انتظامات کے ذریعے اپنی رسائی میں اضافہ کریں۔ پی آر آئی کے آغاز سے اب تک پاکستان میں بینکوں کی جانب سے اپنے ادوار سیز نمائندوں کے ساتھ تقریباً 400 نئے سمجھوتے کیے گئے ہیں۔

پی آر آئی کے ذریعے بینکوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے کہ وہ پی آر آئی کے مشترکہ برانڈ کے پردیس کارڈز (ترسیلات زر کے کارڈز کا پی آر آئی جنرک نام) جاری کریں جن میں استفادہ کنندگان کو ملک بھر میں کسی بھی ای ٹی ایم مشین سے چوبیس گھنٹے اپنے فنڈ نکالنے کی سہولت دی جائے یا وہ ان کارڈز کو پی او ایس ٹرمینلز پر استعمال کر سکیں۔ ان کارڈز میں صرف بیرون ممالک سے ملکی ترسیلات زر آسکیں گی اور انہیں مقامی طور پر استعمال کیا جاسکے گا۔ ایک بار ضروری کارروائی کے بعد اگر کارڈ وصول کنندہ کو جاری کر دیا گیا تو پھر بیرون ممالک سے موصول ہونے والی ترسیلات زر خود بخود اس میں منتقل ہو جائیں گی۔ ان کارڈز کے ذریعے نہ صرف عوام کی ایک بڑی تعداد کو بینکاری کے اہم دھارے میں لانا ممکن ہو سکے گا بلکہ ایسی اویسی ادائیگیوں کو کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ بڑا حجم رکھنے والے دو بینک یو بی ایل اور ایچ بی ایل پہلے ہی اپنے اپنے پردیس کارڈز متعارف کرا چکے ہیں جبکہ دیگر کام تکمیل کے مراحل میں ہے۔

محفوظ اور مؤثر انداز میں ملکی ترسیلات زر کی فراہمی میں قابل بھروسہ اور مؤثر ادائیگی کا نظام کلیدی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور اسٹیٹ بینک نے ملک میں ادائیگی کے نظام کے انفراسٹرکچر کو ترقی دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں جیسے:

☆ ملکی ترسیلات زر کے لین دین کی منتقلی اور انٹرنیشنل چیکٹائی کے لیے پرمز (آر ٹی جی ایس) کا استعمال۔ اس سے بینک اسی دن استفادہ کنندگان کے کھاتوں میں انٹرنیشنل سودے کی منتقلی کر سکتے ہیں۔

☆ آر ٹی جی ایس کے علاوہ ای ٹی ایم سوئچ کے ذریعے کریڈٹ کی فوری منتقلی کی سہولت بھی استفادہ کنندگان کے لیے بین الینک فنڈ کی منتقلی (آئی بی ایف ٹی) کے ذریعے دستیاب ہے۔ اس سے سودے کی تکمیل کا وقت خاصا کم ہو گیا ہے۔

ترسیلات زر میں اضافے کے رجحان اور معیشت کے لیے اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ملکی ترسیلات زر کی ادائیگی کے لیے وقف مراکز کھولنے کی اجازت دے دی ہے۔ استفادہ کنندگان کو یہ ادائیگیاں نقد، ڈیمانڈ ڈرافٹ اور پے آرڈرز کے ذریعے کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں، ملکی ترسیلات زر کی ادائیگی کے ایسے مراکز کو خرید و فروخت کے مراکز کے طور پر فرائض کی ادائیگی کی اجازت بھی دی جائے گی۔

پی آر آئی کی جانب سے قابل بھروسہ اور فوری رابطے کے پوائنٹ (چوہیں گھنٹے، ہفتے کے ساتوں دن) کے طور پر ایک کال سینٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ بیرون ملک مقیم تمام پاکستانی اور ملک میں ان کے اہل خانہ بینکوں کی جانب سے ترسیلات زر کی خدمات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی شکایات بھی درج کرا سکتے ہیں (0092-21-111-222-774)۔ دنیا کے 12 ملکوں/خطوں میں مقیم اور سیز پاکستانیوں کے لیے ٹول فری نمبر موجود ہیں۔ مزید برآں، ان مقاصد کے لیے پی آر آئی کی اپنی ویب سائٹ <http://www.pri.gov.pk> موجود ہے۔

ملکی ترسیلات زر کے لیے بینکاری ذرائع کے استعمال میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں اور دیگر کی حوصلہ افزائی کرنے اور ارسال کنندہ/استفادہ کنندہ کو نقصانات کی صورت میں تحفظ فراہم کرنے کے لیے، جو استفادہ کنندگان کے کھاتوں میں فنڈز کی وصولیوں میں غیر ضروری تاخیر کے باعث ہوں، ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جس کے تحت اگر رقم متعلقہ ہدایات کے مطابق استفادہ کنندہ کو ادائیگی کی جاتی یا اس کے کھاتے میں منتقل نہیں ہوتی تو پھر استفادہ کنندہ کو متعلقہ بینک فی ہزار روپے پر 65 پیسے روزانہ کا منافع دے گا، جتنے دنوں کے لیے کریڈٹ/ادائیگی کی ترسیل میں تاخیر ہوگی۔

پی آر آئی ترسیلات زر کی خدمات کے مختلف پہلوؤں کے متعلق کئی تربیتی پروگرام منعقد کر چکا ہے جن میں ترسیلات زر کی خدمات کے طویل مدتی فریم ورک کے لیے پالیسی اقدامات کے بارے میں آگاہی دی گئی۔ پی آر آئی نے بینکوں کے عمدہ کارکردگی دکھانے والے برانچ مینیجرز کو قومی مفاد میں ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر توصیفی سرٹیفکیٹ بھی دیے۔ اسٹیٹ بینک کے گورنر نے ملکی ترسیلات زر کے مختلف شعبوں سے وابستہ بینکوں کے اہلکاروں میں ایوارڈز تقسیم کیے۔ ان شعبوں میں پاکستان اور اور سیز دونوں سطح کی برانچیں، مرکزی ملکی ترسیلات زر سبزیز میں پروسسنگ اور ترسیلات زر کی فوری فراہمی کے لیے آئی ٹی کا تعاون شامل ہیں۔ پاکستان میں ترسیلات زر میں سہولت دینے کے لیے بینکوں کے 45 اہلکاروں کو انفرادی کارکردگی پر ایوارڈز بھی دیے گئے۔

4.6 خطرے کا انتظام اور عملدرآمد

زرمبادلہ کے ذخائر کے خطرے کا انتظام کرنے کے لیے شعبہ انتظام خطر و عملدرآمد (آر ایم سی ڈی) مرکزی دفتر کے طور پر کام کرتا ہے اور بروقت نشاندہی اور قرضہ، مارکیٹ و آپریشنل خطرات کی جانچ پڑتال و مقدار کے تعین کے ذریعے خطرے کا انتظام کرنے کے کلیدی فرائض انجام دیتا ہے۔ سال کے دوران آر ایم سی ڈی نے اپنے فرائض و آپریشنز کو بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ کرنے کی کوششوں کو جاری رکھا۔ اس میں کچھ اہم ترقیاتی کاموں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ آر ایم سی ڈی نے منڈی اور قرضوں کے خطرات کے ایسے اہم عوامل کی بروقت نشاندہی کے لیے پیشگی تنبیہ کا نظام متعارف کرایا جو ذخائر کے انتظام کی سرگرمیوں کے لیے ممکنہ طور پر مالی خطرات کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس سے خطرے کے جانچ کے نیٹ ورک کو مزید مستحکم بنانے میں مدد ملی۔ مالی منڈیوں میں تغیر پذیری اور ذخائر کے انتظام کے پروگرام کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے آر ایم سی ڈی نے خطرے کے انتظام کی موجودہ پالیسیوں پر نظر ثانی کی اور انہیں مالی منڈیوں کے بدلتے تحریکات اور منسلک خطرات کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا۔

☆ آپریشنل خطرات کا سرگرمی سے انتظام کرنے کے لیے آر ایم سی ڈی نے ذخائر کے انتظام کے آپریشنز کو مزید بہتر بنانے کے لیے متعلقہ فریقوں (ٹی او ڈی اور آئی ایم آئی ڈی) اور آئی ایس ٹی ڈی کے اشتراک سے بعض اقدامات کیے۔ سال کے دوران مکمل ہونے والے بعض اہم پروگراموں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ خطرے کے عامل سے متعلق عمدہ ڈیٹا کی یکجائی۔

☆ ادارے میں اور آؤٹ سورس جزو دانوں کے اندرونی و بیرونی ڈیٹا ذرائع کو ہم آہنگ بنانا تاکہ ڈیٹا کی توثیق اور مستند ہونے کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔

☆ آر ایم سی ڈی کے رہنما خطوط و پالیسی حدود پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے خود کار بروقت الرٹس کا قیام۔

4.7 ٹریڈری آپریشنز

زیر جائزہ مدت کے دوران ٹریڈری آپریشنز (بینک - آفس) میں تکنیکی و اندرونی کنٹرولز میں خاصی بہتری اور صلاحیت سازی میں اضافہ کیا گیا جس نے شعبے کی آپریشنل کارکردگی کو بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا جبکہ شعبے کو بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ کرنے میں مدد بھی ملی۔ اس ضمن میں کیے گئے اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

- ☆ بینکاری کی کتابوں میں گلوبس اور اوریکل میں ریزرو سیکورٹی اکاؤنٹنگ انٹریز کی خود کاری۔
- ☆ گلوبس سسٹم کے ذریعے عالمی ادائیگیوں کے کام سے متعلق سوئفٹ (SWIFT) پیغامات کو ترقی دینا اور سوئفٹ نظام سے یکجائی۔
- ☆ بینک میں آؤٹ سورس کارپوریٹ خدمات کی مرکزیت اور انہیں حقیقت پسندانہ بنانا جس میں تکنیکی پلیٹ فارم اور بیرونی ماہرین کی خدمات حاصل کرنا شامل ہیں۔
- ☆ بہتر کنٹرول کے لیے ذخائر کے انتظام سے متعلق فرائض کے تمام سمجھوتوں کی تحصیل اور تحویل۔
- ☆ شعبے کے فرائض اور انتظامی امور کی مکمل طور پر نئی ساخت کے ذریعے آپریشنل سرگرمیوں میں مزید بہتری لانا۔
- ☆ ذخائر کے انتظام خصوصاً کرنسی تبدیل کے معاہدوں اور کرنسی بانڈز و ٹریڈری بلوں کی خریداری جیسی نئی ٹریڈری مصنوعات کے آپریشنز میں اعانت کے لیے ذخائر کے انتظام کے شعبے میں استعداد کاری۔

